کتاب التوحید

حصہ سوم

قرآنی آیت—۳

وَقَوْلُهُ تَعَالَى:

﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا فَلا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: "اور تیرا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا۔ اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے رب! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔"[8]

الفاظ کی تشریح:

علامہ محمد بن عبد العزیز القرعاوی رحمہ اللہ کی شرح:

قَضَى	حکم دیا اور وصیت کی۔
أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ إِيَّاهُ	یعنی تمام اقسام کی عبادت صرف اللہ ہی کے لیے خاص کرو، اس کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں۔

[8] سورۃ الإسراء، آیۃ: ۲۳ - ۲٤

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا	والدین کے ساتھ احسان کرنا یعنی ان کا احترام کرنا، ان کے حالات کی درستگی کے لیے کام کرنا، ان کے حق میں دعا کرنا، ان رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا جن کے ساتھ رشتے صرف ان کے ذریعے سے ہی جڑتے ہیں، اور ان کے انتقال کے بعد بھی ان کے لیے دعا جاری رکھنا اور ان کے دوستوں کی عزت واکرام کرنا۔
عِنْدَكَ	تمہاری کفالت اور نگرانی میں۔
فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ	تم سے ایسی کوئی بات ظاہر نہ ہو جو ان سے تنگی یا بے زاری کے اظہار پر دلالت کرے۔
تَنْهَرْهُمَا	انہیں جھڑ کو یا ڈانٹو (مت)۔
كَرِيمًا	خوبصورت اور شائستہ (بات) جس میں کوئی سختی یا درشتی نہ ہو۔
وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ	ان کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرو، ایسی عاجزی جو ان پر رحمت وشفقت کی وجہ سے ہو، نہ کہ اس خوف سے کہ کہیں رسوائی نہ ہو جائے یا محض اس غرض سے کہ ان کی خوشنودی حاصل کر کے (کوئی خاص فائدہ اٹھایا جائے)۔

اجمالی تشریح:

اللہ تعالیٰ تمام مکلف بندوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے فوراً بعد والدین کے حق کو ذکر کر کے اس کی اہمیت کو اجاگر فرما کر اس کی تاکید کی۔ پھر والدین کے ساتھ نیکی کی بعض صورتوں کو بیان کیا، بالخصوص اس وقت جب وہ کمزوری اور بڑھاپے کی حالت کو پہنچ جائیں۔ ان صورتوں میں یہ شامل ہے کہ ان کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کی جائے جس سے ان سے بیزاری یا تکلیف کا احساس ہو، اور ان پر آواز بلند کر کے انہیں جھڑکا نہ جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آنے، نرم اور شائستہ انداز میں بات کرنے، اور ان کی زندگی میں اور ان کے انتقال کے بعد ان کے لیے دعا کرنے کا حکم دیا گیا۔

فوائد:

١. اس بات کا واجب ہونا کہ عبادت کے ساتھ صرف اور صرف اللہ ہی کو خاص کیا جائے۔
٢. ہر اولاد پر انفرادی طور پر والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا واجب ہے۔
٣. اسلام میں باہمی تعاون اور سماجی کفالت اور ہم آہنگی کا تصور موجود ہے۔

توحید کے ساتھ اس آیت کی مناسبت (اس آیت اور توحید کا باہمی تعلق):

یہ آیتِ کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عبادت کے ساتھ صرف اور صرف اللہ کو ہی یکتا اور منفرد ماننا اور کرنا واجب ہے۔

مباحثہ:

١. مندرجہ ذیل الفاظ کی تشریح کیجیے:

قضى، ألا تعبدوا إلا إياه، وبالوالدين إحسانا، عندك، فلا تقل لهما أف، تنهرهما، كريما، واخفض لهما جناح الذل من الرحمة-

۲. ان دو آیتوں کی اجمالی تشریح کیجیے۔

۳. ان دو آیتوں سے تین فوائد نکالیے اور ہر فائدے کے ساتھ اس کا مأخذ (حوالہ) بھی ذکر کیجیے۔

۴. توحید کے ساتھ ان دو آیتوں کی مناسبت کو واضح کیجیے۔